ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰ ۔ اردو بازار لاہور

ا۔ مکہ معظمہ میں کفار صحابہ کرام پر بہت ظلم کرتے اور ستم ڈھاتے تھے۔ صحابہ روزانہ حضور کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے، کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے، کسی کے پاؤں پر پٹی بندھی ہے۔ صحابہ کرام کفار سے بدلہ لینے کی اجازت چاہتے تھے۔ مگر حضور فرماتے تھے کہ صبر کرو۔ ابھی مجھے جہاد کی اجازت نہیں ملی۔ مدینہ منورہ پہنچ کر یہ آیت کریمہ اتری اور صحابہ کو جہاد کی اجازت دی گئی۔ (خزائن العرفان) اس سے معلوم ہوا کہ بغیر اذن الٰہی جہاد جائز نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے حکم الٰہی سے پہلے ایک قبطی کو مارا تو اس پر نادم ہوئے حالانکہ کافر کو مارنا ثواب ہے۔ ۲۔ یعنی مسلمانوں نے حق بات کہی اور کفار نے حق پر ناحق ظلم کیا۔ انہیں وطن سے نکالا۔ ۳۔ یہ اس زمانے کے لحاظ سے ہے جب دین عیسوی یا دین موسوی منسوخ نہیں ہوا تھا۔ گرجے اور کلیسے قابل احترام تھے اب نہ ان کا احترام ہے نہ ان کا گرا دینا ممنوع۔ اگر کہیں کے عیسائی مسلمان ہو جائیں تو اپنا گرجا گرا سکتے ہیں، اور وہاں مسجد بنا سکتے ہیں ہاں مسلمانوں کو حق نہیں کہ دوسروں کے عبادت خانے گرائیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر گزشتہ زمانہ میں جہاد نہ ہوئے ہوتے تو نہ یہودیوں کے عبادت خانے محفوظ رہتے اور نہ عیسائیوں کے۔ ۴۔ یعنی گزشتہ زمانوں میں بھی جہاد کی برکت سے کلیسے، گرجے، خانقاہیں وغیرہ کفار کے ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ اب بھی خانقاہیں مسجدیں جہاد ہی کے ذریعہ محفوظ رہ سکتی ہیں۔ انسان کی حفاظت کے لئے سانپ بچھو کو قتل کرو۔ ایمان کی حفاظت کے لئے جہاد کرو۔ یار کے پتھر سے یار کا شیشہ توڑو۔ ۵۔ اولیاء اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، علم دین پھیلانا، سب اللہ کے دین کی مدد ہے۔ ۶۔ کہ کفار پر فتح دے کر انہیں بادشاہت حکومت عطا فرما دیں۔ ۷۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی سلطنت نفسانی خواہش کے لئے نہیں ہوتی بلکہ دین قائم کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

جنگ شاہاں فتنہ و غارت گری است
جنگ مومن سنت پیغمبری است

لہٰذا جنگوں کی نوعیت مختلف ہے ۸۔ قوت و طاقت سے کیونکہ حاکم قوت سے اور عالم زبان سے برائی روکیں۔ عوام دل سے برا جانیں لہٰذا آیت کا مطلب یہ نہیں کہ اگر مسلمانوں کے پاس بادشاہت نہیں تو وہ تبلیغ ہی نہ کریں۔ اس آیت کی تفسیر دیکھنی ہو تو خلفائے راشدین کی خلافتیں ملاحظہ کرو۔ وہ اس کی زندہ جاوید تفسیر ہیں ۹۔ آیت کا مطلب ہے کہ ان مومن غازیوں کی مدد اللہ کے ذمہ ہے۔ جو سلطنت پا کر شہوات میں مشغول نہیں ہوتے۔ بلکہ سلطنت کے ذریعہ اللہ کی زمین کو اللہ کی عبادات سے بھر دیتے ہیں۔ لوگوں کو گناہوں سے روکتے ہیں۔ پاکستانی مسلمانوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیے۔ وہ سوچیں کہ انہوں نے پاکستان حاصل کر کے دین کی کیا خدمات انجام دیں۔

اقترب للناس ۱۷ | ۵۳۷ | الحج ۲۲

يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ
جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور
لَقَدِيْرُ ۙ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ
قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی
حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ
بات پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور اللہ اگر آدمیوں میں
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ
ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھا دی جاتیں
وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ
خانقاہیں اور گرجا اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام
كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ
لیا جاتا ہے اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کریگا بیشک
عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا
ضرور اللہ قوت والا غالب ہے وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ
برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور
نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ
برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام اور اگر یہ
يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ
تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو بیشک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے نوح کی قوم اور عاد
وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ
اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین

منزل ۴